REGD No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۶ المنبر

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

یوم سہ شنبہ
۲۱ رجب ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۲ ؍

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۱ تبلیغ ۱۳۳۷ ہش | ۱۱ فروری ۱۹۵۸ء | نمبر ۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

تونس سے تمام فرانسیسی فوجیں واپس بلا لینے کا مطالبہ

فرانسیسی اڈوں اور فوجی ہیڈ کوارٹر کا مواصلاتی رابطہ منقطع کر دیا گیا

تونس ۱۰ فروری۔ تونس کے صدر جناب حبیب بو رقیبہ نے کل قوم کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے فرانس سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ سرزمین تونس سے اپنی تمام فوجیں واپس بلا لے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ساقیہ سیدی یوسف پر پچیس فرانسیسی جہازوں نے حملہ کر کے جو بمباری کی ہے۔ اگر ضروری سمجھا گیا۔ تو یہ معاملہ اقوام متحدہ میں پیش کیا جائے گا۔ دریں اثناء فرانسیسی اڈوں اور فوجی ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کا رابطہ منقطع کر دیا گیا ہے۔

صدر بو رقیبہ نے اپنے نشری پیغام میں مزید کہا کہ بمباری کے واقعہ کے بعد جس میں قریباً ایک صد افراد ہلاک ہوئے ہیں پیرس سے تونسی سفیر کو واپس بلا لینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

چٹاگانگ ۹ فروری۔ چٹاگانگ کسٹمز کے حکام نے گزشتہ چار ماہ میں سمگلنگ کی روک تھام کے سلسلہ میں

خانۂ کعبہ کی مرمت کا کام شروع ہو گیا

سعودی عرب کے وزیر اعظم شہزادہ فیصل نے ایک خاص تقریب میں اس کا افتتاح کیا

جدہ ۱۰ فروری۔ مورخہ ۷ فروری کو مکہ معظمہ میں ایک اہم اور تاریخی تقریب عمل میں آئی۔ جب سعودی عرب کے وزیر اعظم شہزادہ فیصل نے خانہ کعبہ کی چھت اور دیواروں کے ایک حصہ کی مرمت کے کام کا افتتاح کیا۔ چھت اور دیواروں کا ایک حصہ مرور زمانہ کے باعث کسی حد تک خستہ ہو چکا تھا۔ افتتاح کی تقریب میں اسلامی ملکوں کے بعض سربرآوردہ حضرات شریک ہوئے۔ جن میں مراکش کے ولی عہد سلطنت کے علاوہ سفیر پاکستان متعینہ سعودی عرب خواجہ شہاب الدین بھی شامل تھے۔

رنگون میں ہولناک آتشزدگی

تین افراد ہلاک۔ تین ہزار مکان خاکستر ہو گئے

رنگون ۱۰ فروری۔ گزشتہ سے پیوستہ رات برما کے دارالحکومت رنگون میں ایک ہولناک آتشزدگی کی لپیٹ میں آ کر تین اشخاص ہلاک ہو گئے۔ چٹائیوں اور لکڑی کے بنے ہوئے تین ہزار مکان آگ کی نذر ہوئے اور قریباً بیس ہزار افراد بے گھر ہو گئے۔

جالندھر کے ہندوؤں اور سکھوں میں تصادم

جالندھر ۱۰ فروری۔ یہاں ہندوؤں اور سکھوں کے دو گروہوں میں تصادم ہو گیا پولیس نے انہیں الگ کرنے کے لئے فائرنگ کی جس سے دو افراد ہلاک ہو گئے تصادم میں ۲۶ مجروح ہوئے۔

درخواستِ دعا

محترمہ ام مہر آپا صاحبہ (بیگم سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم) پر گزشتہ دنوں فالج کا حملہ ہوا تھا۔ تا حال کچھ تکلیف باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کا چوتھا آل پاکستان انگریزی مباحثہ

لاء کالج انجینئرنگ کالج اور دیال سنگھ کالج کے مقررین نے نمایاں پوزیشن حاصل کی

ٹرافی لاء کالج لاہور کے حصہ میں آئی

ربوہ ۱۰ فروری۔ کل شام تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام چوتھا آل پاکستان انگریزی مباحثہ کالج کے نو تعمیر شدہ وسیع و عریض ہال میں روایتی شان اور آب و تاب کے ساتھ منعقد ہوا جس میں پاکستان کے متعدد کالجوں کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی یونین کے مقررین نے بھی شرکت کی۔ بحث کا موضوع تھا "فرد سوسائٹی کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتا ہے"۔ لاء کالج، انجینئرنگ کالج اور دیال سنگھ کالج لاہور کے تین مقررین نے علی الترتیب اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی۔ اور بحیثیت مجموعی ٹرافی لاء کالج لاہور کے حصہ میں آئی۔ منصفی کے فرائض ڈاکٹر سی ایم نیوڈلنگ کلچرل آفیسر امریکی شعبہ اطلاعات لاہور، صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء ڈھاکہ اور جناب ایم افضل صاحب سیکرٹری سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن لاہور نے ادا فرمائے۔

کارروائی کا آغاز کالج یونین کے نائب صدر صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو کالج کے طالب علم

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ربوہ وہ مقام ہے جہاں پر تم محض خدا تعالےٰ کی خاطر ہجرت کر کے آباد ہوئے ہو

یہاں پر رہنے والوں کا فرض ہے کہ وہ اس مقام کی تقدیس کو ہر لمحہ مدِنظر رکھیں

اور

اپنے اوقات کو ذکرِ الٰہی، خدمتِ دین اور بنی نوع انسان کی بہتری کیلئے وقف کر دیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز چونکہ ۷ فروری کو درد نقرس کی وجہ سے خطبہ جمعہ کے لئے تشریف نہیں لا سکے۔ اس لئے اس ہفتہ ایک پرانا غیر مطبوعہ خطبہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کسی فارسی شاعر نے کہا ہے ؎

ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد

یعنے

ہر بات کا ایک محل ہوتا ہے

اور ہر نکتہ ایک مقام رکھتا ہے۔ جب کوئی بے محل بات کی جائے۔ تو وہ طبیعتوں پر گراں گزرتی ہے اور جب کوئی بے موقعہ نکتہ بیان کیا جائے تو وہ بھی شاق گزرتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی محل کے مطابق کوئی ضرورت ہو۔ اور وہ پوری نہ کی جائے۔ تو وہ بھی طبیعتوں پر گراں گزرتی ہے۔ اور اگر کسی جگہ کوئی نکتہ بیان کرنے کی ضرورت ہو۔ اور وہ بیان نہ کیا جائے۔ تو بھی طبیعتیں اسے پسند نہیں کرتیں۔ یہ ایک شاعر کا کلام ہے۔ لیکن یہ کلام اپنے اندر ایک حکمت رکھتا ہے۔ اس کے اندر

ایک صداقت

بیان کی گئی ہے جس کا انکار انسانی عقل اور سمجھ نہیں کر سکتی۔ کوئی بات جو بے موقعہ کہی جائے طبائع اسے ناپسند کرتی ہیں اور اسے بے وقوفی حماقت یا جنون قرار دیتی ہیں۔ مثلاً تم مسجد میں نماز کے لئے جمع ہو۔ اور سارے کے سارے قبلہ رو ہو کر بیٹھے ہو۔ خطبہ ہو رہا ہے۔ اور اس کے مناسب حال تم خاموش بیٹھے ہو۔ اور عبادت کے پیش نظر تم ذکر الٰہی کر رہے ہو۔ اور دینی خیالات تمہارے دلوں میں پیدا ہو رہے ہیں۔ تو یہ نظارہ دیکھ کر ہر ایک کے دل پر نیک اور اچھا اثر ہوگا لیکن یہاں سے اٹھا کر اگر تمہیں میدان جنگ میں لے جایا جائے۔ اور وہاں تم اسی طرح بیٹھ جاؤ۔ تو تمہاری یہی حرکت جو یہاں پسندیدہ ہے۔ وہاں ناپسندیدہ ہو جائے گی۔ مثلاً اگر دشمن مشرق کی طرف ہے۔ اور تم مغرب کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاؤ۔ اور

ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاؤ

تو کوئی شخص تمہیں یہ نہیں کہے گا۔ کہ تم مومن ہو یا تمہارا ایمان کامل ہے۔ ہر ایک یہی کہے گا۔ کہ تم بڑے بے وقوف ہو۔ یا مثلاً کھیل کے میدان میں نوجوان کھیلنے جاتے ہیں تو بڑی عمر کے لوگ بھی ان کی حوصلہ افزائی اور کھیل سے لطف اندوز ہونے کے لئے وہاں چلے جاتے ہیں۔ کھیل کے میدان میں فٹ بال رکھا ہوتا ہے۔ ایک لڑکا دوڑتا آتا ہے اور اسے زور سے پیر مارتا ہے۔ اس کے دوڑنے کے طریق کو لوگ پسند کرتے ہیں اور جس شان سے وہ پیر اٹھاتا ہے۔ لوگ اسے بھی پسند کرتے ہیں۔ اور جس طرح وہ فٹ بال کو پیر لگاتا ہے۔ اسے بھی پسند کرتے ہیں۔ لیکن اگر ہم نماز کے لئے بیٹھے ہوں۔ اور کوئی شخص دوڑتا آئے۔ اور وہ اپنا پیر اٹھا کر زور سے کسی شخص کی پیٹھ پر مارے۔ تو کوئی شخص اس کی حرکت پر واہ وا نہیں کہے گا بلکہ ارد گرد کے لوگ کھڑے ہو جائیں گے۔ اور کہیں گے کوئی پاگل آ گیا ہے۔ اور اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے۔ کہ وہ شخص پاگل نہیں تو وہ اسے ناشائستہ اور بدتہذیب قرار دیں گے۔ حرکت وہی ہے جو ایک کھلاڑی کی ہے۔ لیکن اس پر کوئی شخص تحسین و مرحبا نہیں کہتا بلکہ لوگ اسے بے وقوف، پاگل یا بدتہذیب قرار دیتے ہیں اور ناشائستہ سمجھتے ہیں۔ زکوٰۃ کتنی ضروری چیز ہے

بنی نوع انسان کی ہمدردی

اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کو نا پسندیدہ امر سمجھا گیا ہے۔ اور اسے دین کا جزو قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے متعلق بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کو بالکل بھی نہ کھول دو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے راستہ میں اپنا سب کچھ دے دینا اور اس کا یہ نتیجہ ہونا کہ رشتہ دار دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں کوئی نیکی نہیں۔ پس ہر چیز موقعہ کے لحاظ سے اچھی ہوتی ہے۔ کھیل کی جگہ کھیل ہو۔ عبادت کی جگہ عبادت ہو۔ کھیل کے میدان میں جاؤ۔ تو بے شک کھیلو کودو۔ لیکن اگر عبادت کی جگہ میں آؤ تو عبادت میں لگ جاؤ۔ نماز کے وقت تو نماز ہوتی ہی ہے۔ لیکن اگر نماز کے وقت کے بعد بھی تم مسجد میں جاؤ۔ تو یہی حکم ہے۔ کہ ادب سے بیٹھو۔ اور ذکر الٰہی کرو۔ یہ مقام یعنے (ربوہ) جس کو خدا تعالےٰ نے تمہارے لئے بطور

مقام ہجرت چنا ہے

یہ بھی ایسے ہی مقامات میں سے ہے۔ جن کی مثال ایک مسجد کی سی ہے۔ اور اس جگہ جب کوئی شخص آکر بستا ہے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد، پڑھا ہوا ہو یا ان پڑھ اس کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کی اہمیت کو مدنظر رکھ کر اپنی زندگی گزارے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ہجرت کئی قسم کی ہوتی ہے

کوئی ہجرت ایسی ہوتی ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کے لئے ہجرت کر کے جاتا ہے۔ پس وہ خدا تعالےٰ کے لئے ہی اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ اور کوئی ایسی ہجرت ہوتی ہے کہ انسان کسب مال کے لئے ہجرت کرتا ہے اس پر وہ اپنے اوقات کو کسب مال کے لئے ہی خرچ کرتا ہے۔ پھر کوئی ہجرت ایسی ہوتی ہے کہ انسان کو کوئی عورت پسند آ جاتی ہے۔ تو وہ اس کے حصول کی کوشش کے لئے ہجرت کر کے جاتا ہے۔ پس وہ ہر وقت اسی دھن میں لگا رہتا ہے۔ کہ لڑکی والے اس پر خوش ہو جائیں اور اسے رشتہ مل جائے۔ پس جس کام کے لئے انسان اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے

وہ اپنا وقت اس کے مطابق خرچ کرتا ہے۔ جب وہ اس کام کے مطابق اپنا وقت خرچ نہیں کرتا۔ تو اُسے لغو اور بیہودہ قرار دیا جاتا ہے۔ اب جو ہجرت دین کے لئے ہوئی ہے اور جو مقام مقامِ دین قرار پاتا ہے وہ سارے کا سارا ایک قسم کا مسجد کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔

خانہ کعبہ کو لے لو

وہ تو مسجد ہے ہی۔ لیکن خود مکہ میں رہنا بھی ایک قسم کا مسجد میں رہنا ہے جو شخص مکہ میں رہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ اپنے فارغ اوقات کو عبادت میں لگائے۔ مسجد نبوی بھی ایک مسجد ہے۔ لیکن جو شخص اس کے ماحول میں رہتا ہے اس سے بھی یہ امید کی جائیگی کہ وہ سمجھے۔ کہ وہ مسجد میں رہ رہا ہے کیونکہ ہر جگہ کے مناسب حال انسان کے اندر خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ماحول نیک ہے تو اس کے مطابق انسان کے اندر نیک خیالات پیدا ہوں گے۔ مثلاً کوئی میت پڑی ہو تو اس کے ارد گرد خاموش رہنا اور ہنسی مذاق نہ کرنا

اخلاق کا ایک ضروری حصہ ہے

اس ماحول کو دیکھ کر ہر نئے آنے والے کے اندر دعا کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اگر کوئی لاش پڑی ہو۔ اور اس کے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگ ہاتھ پر ہاتھ مار رہے ہوں اور قہقہے لگا رہے ہوں۔ تو یہ امید کرنا غلط ہوگا۔ کہ باہر سے آنے والا اس ماحول سے متاثر ہو کر اپنے اندر غم کی کیفیت پیدا کرے گا۔ بلکہ اس قسم کے ماحول کو دیکھ کر نیا آنے والا شخص حیران ہو جائے گا۔ یا اسے دیکھ کر اس طرف متوجہ ہوئے بغیر گزر جائے گا۔

اسی طرح کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو اور ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگ رونے لگ جائیں۔ تو آنے والا یہ خیال کریگا کہ یا تو بچہ مُردہ پیدا ہوا ہے۔ یا پیدا تو زندہ ہوا تھا لیکن بعد میں مر گیا ہے۔ اور یا ماں مر گئی ہے۔ وہ وہاں آکر نہیں کہے گا۔ کہ مبارک ہو۔ کیونکہ انسان ماحول سے متاثر ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

سُنایا کرتے تھے۔ کہ کوئی خاکروبہ تھی۔ جو کسی بادشاہ کے محل میں کام کیا کرتی تھی۔ ایک دن وہ محل سے نکلی۔ اور دربار میں آکر صفائی کرنے لگی۔ وہ صفائی کر رہی تھی کہ اچانک اُسے کوئی خیال آیا۔ اور وہ دیوار پر سر رکھ کر رونے لگ گئی۔ اتنے میں اسباب رکھنے والے نوکر آگئے۔ اور انہوں نے اس خاکروبہ کو روتے دیکھا تو انہوں نے خیال کیا۔ کہ یہ محل کے اندر کام کرتی ہے شاید محل میں کوئی حادثہ ہو گیا ہے اسلئے یہ رو رہی ہے۔ ہمیں اس حادثہ کا علم نہیں ہوا۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں بے وفا خیال کر لیا جائے۔ انہوں نے بھی گھٹنوں پر اپنے سر رکھے اور رونا شروع کر دیا۔ اتنے میں چوبدار آگئے۔ اور انہوں نے دیکھا کہ سب نوکر رو رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے بھی خیال کیا کہ ہمیں

محل کے پورے حالات

سے خبر نہیں ہو سکی۔ شاید اندر کوئی حادثہ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ سب لوگ رو رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے متعلق یہ خیال کر لیا جائے کہ ہم سب بے وفا ہیں۔ اس خیال کے آنے پر انہوں نے بھی دیواروں پر سر رکھے اور رونا شروع کر دیا۔ پھر چھوٹے درباری آئے۔ انہوں نے جب ان سب کو روتے دیکھا۔ تو یہ خیال کیا۔ کہ شاید محل میں کوئی حادثہ ہو گیا ہے ہم نے محل کے حالات سے پوری طرح خبر نہیں رکھی۔ چنانچہ انہوں نے بھی آنکھوں پر رومال رکھے اور رونا شروع کر دیا۔ اتنے میں بڑے وزیر آئے۔ انہوں نے بھی جب سب درباریوں کو روتے دیکھا! تو ان سے رونے کی وجہ پوچھنے کی جرأت نہ کی۔ اور خیال کیا کہ اگر وہ نہ روئے تو یہ خیال کر لیا جائے گا کہ یہ لوگ محل کے حالات سے اس قدر بے خبر ہیں۔ کہ انہیں پتہ ہی نہیں۔ کہ رات کو محل میں کیا حادثہ ہوا ہے۔ اسلئے انہوں نے بھی آنکھوں پر رومال رکھ لئے اور رونے کی شکل بنالی۔ اتنے میں سب سے بڑا وزیر آیا۔ وہ زیادہ سمجھدار تھا۔ وہ رویا نہیں خاموش رہا۔ اور ایک وزیر کے پاس کرسی پر بیٹھ کر اس سے پوچھنے لگا۔ کہ آخر ہوا کیا ہے جس کی وجہ سے تم سب لوگ رو رہے ہو۔ اُس وزیر نے کہا مجھے تو کوئی پتہ نہیں۔ میں نے اس پاس

والے وزیر کو روتے دیکھا تو میں نے بھی اپنی آنکھوں پر رومال رکھ لیا تا کہ مجھے بے وفا خیال نہ کر لیا جائے۔ تب اس نے ساتھ والے وزیر سے پوچھا کہ تمہارے

رونے کا کیا سبب ہے

تو اس نے بھی یہی کہا۔ کہ مجھے علم نہیں میں نے ان سب کو روتے دیکھا۔ تو آنکھ پر رومال رکھ لیا۔ تا دیکھنے والے مجھے بے وفا نہ خیال کریں۔ ورنہ میں رو نہیں رہا۔ ہوتے ہوتے بات خاکروبہ تک جا پہنچی۔ اس سے دریافت کیا کہ تم کیوں رو رہی تھیں۔ تو اس نے کہا۔ محل میں تو کوئی واقعہ نہیں ہوا میں نے ایک سؤر کا بچہ پال رکھا تھا۔ وہ مر گیا ہے۔ میں دربار میں جھاڑو دے رہی تھی کہ مجھے وہ بچہ یاد آگیا۔ اس بچہ سے مجھے بہت محبت تھی۔ اس محبت کی وجہ سے میں رونے لگ گئی۔ تو دیکھو۔ ماحول کا بھی ایک اثر ہوتا ہے۔ یہ ہے تو ایک لطیفہ لیکن

یہ ایک امرِ واقعہ ہے

کہ ایک مجلس میں چاہے لوگ رونے کی مشق ہی کر رہے ہوں۔ تم اس مجلس میں آؤ گے تو لوگوں کو روتا دیکھ کر خاموش ہو جاؤ گے۔ اور ظاہری طور پر غم کی کیفیت پیدا کر لو گے۔ پھر تسلی سے بیٹھ کر انہیں سمجھاؤ گے کہ صبر سے کام لینا چاہیئے۔ لیکن اگر وہ قہقہہ مار کر کہیں کہ ہم رونے کی مشق کر رہے تھے۔ تو تم حیران ہو جاؤ گے۔ تو ماحول انسان کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اگر مسجد کا ماحول خراب ہوگا تو مسجد میں جانے والوں کی حالت بھی خراب ہوگی۔ اگر مکہ میں رہنے والے اپنی توجہ کو دین کی طرف نہ لگائیں۔ اور اپنے فارغ اوقات کو ذکر الٰہی میں خرچ نہ کریں تو خانہ کعبہ میں جا کر بھی وہ جذبہ اور رقت پیدا نہیں ہوگی جو وہاں جا کر انسان کے اندر پیدا ہونی چاہیئے اگر مدینہ والے اپنے فارغ اوقات کو ذکر الٰہی میں نہ لگائیں اور اپنے اوقات کو لغویات میں ضائع کریں۔ تو لازمی بات ہے کہ مسجد نبوی میں جا کر بھی عبادت میں وہ لذت حاصل نہیں ہوگی۔ جو ہونی چاہیئے۔ غرض انسان کا

ماحول سے متاثر ہونا ضروری ہے

روتا ہوا انسان فوراً ہنستا نہیں اور نہ ہنسنے والا فوراً رو سکتا ہے۔ لہو و لعب سے تقویٰ کی زندگی فوراً پیدا نہیں ہوتی۔ نہ سنجیدہ حالت سے انسان فوراً غیر سنجیدہ بن جاتا ہے۔ پس جب اس مقام کو خدا تعالےٰ نے تمہارے لئے مقامِ ہجرت کے طور پر چُنا ہے تو تم لوگوں پر فرض ہے کہ تم اپنے اوقات کو اس کے مطابق بناؤ۔ پچھلے سالوں میں مسلمان کتنی آفتوں میں سے گذرے ہیں۔ باپ کسی جگہ تھا تو بیٹا کسی جگہ۔ بھائی کسی جگہ تھا تو بہن کسی جگہ۔ ایک لمبے عرصہ تک بیوی کو خاوند کا اور خاوند کو بیوی کا پتہ نہ لگ سکا۔ ان تکلیف کے دنوں میں تم سب نے ایک جگہ پر رہنا تجویز کیا تو کیوں؟ صرف اسلئے کہ تم سمجھتے تھے کہ

تمہارے سپرد ایک ایسا فرض ہے

جس کو تم اکٹھے ہوئے بغیر ادا نہیں کر سکتے۔ گویا تم نے یہ تسلیم کر لیا کہ ہم سب نے خدمتِ دین کرنی ہے اور خدمتِ دین اس وقت تک ہو نہیں سکتی جب تک تم ایک جگہ پر اکٹھے نہ ہو جاؤ۔ ایک دوسرے سے مشورہ نہ کرو اور ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔ اسلئے تم نے اس مقام کو خدا تعالےٰ اور اس کے دین کی خدمت کے لئے چُن لیا۔ یہی مقاماتِ مقدسہ کی تعریف ہے۔ کہ خدمتِ دین کیلئے انہیں چُن لیا جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جُوتی بھی مقدس تھی کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مقدس تھا۔ اسی طرح جب

یہ مقام خدا تعالےٰ کے لئے ہو گیا ہے

تو اس کے مکان اور اس کی گلیاں بھی مقدس ہیں۔ لیکن جب کوئی جگہ مقدس ہو جاتی ہے تو پہلی تقدیس اپنے ارادہ سے ہوتی ہے اور دوسری تقدیس اللہ تعالےٰ کی قبولیت سے ہوتی ہے۔ پہلے تو ہم ارادہ کر لیتے ہیں کہ فلاں مقام ہم نے خدا تعالےٰ کو دیدیا ہے جیسے حضرت مریم کی والدہ نے فرمایا کہ اے اللہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے میں اسے تیری راہ میں وقف کرتی ہوں۔ لیکن جب بیٹی پیدا ہوئی تو اسے بھی خدا تعالےٰ کی راہ میں وقف کر دیا۔ دوسری تقدیس اسوقت پیدا ہوئی جب خدا تعالیٰ نے اسے قبول کر لیا۔ پس

پہلی تقدیس

وقف کرنے سے ہوتی ہے اور دوسری تقدیس خدا تعالےٰ کے قبول کر لینے سے ہوتی ہے اور یہ دونو چیزیں مل کر تقدیس کو پورا کر دیتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے تقدیس دو طرح

ظاہر ہوتی ہے۔ اوّل خدا تعالےٰ کی بتائی ہوئی خبروں سے دوم اس کی تائید اور نصرت سے۔ جب پہلی پیشگوئیوں اور خبروں میں یہ بات تھی کہ ایک ایسا مقام ہوگا جس کی طرف جماعت احمدیہ ہجرت کرے گی۔ تو خدا تعالےٰ نے اس کی تقدیس کی خبر دے دی۔ پھر خدا تعالےٰ کا عمل بھی اس کی تصدیق کر رہا ہے۔ کتنے فتنے تھے۔ جو جماعت کے خلاف اٹھے۔ اور پھر ان فتنوں میں خدا تعالےٰ نے

ربوہ کو کس طرح محفوظ رکھا

اور جماعت کے کام میں برکت دی۔ اور اسے خدمت کی توفیق بخشی۔ خدا تعالےٰ کا یہ فعل بتاتا ہے کہ اس نے جماعت کی قربانی کو قبول کر لیا۔ اور اس مقام کو مقدس بنا دیا ہے۔ پس تم سب کو۔ بڑوں کو بھی اور چھوٹوں کو بھی۔ عورتوں کو بھی اور مردوں کو بھی۔ اس جگہ کو عبادت کی جگہ بنانا چاہیئے یہ شہر دوسرے شہروں کی طرح نہ ہو۔ بلکہ اسے ایک خاص امتیاز حاصل ہو۔ جو وقت بچے۔ اسے تم عبادت بنی نوع انسان کی بہتری۔ اس کی آسائش اور آرام کے ذرائع سوچنے اور ان کے مہیا کرنے میں لگاؤ۔ کیونکہ

دین دو ہی چیزوں پر مشتمل ہے

(۱) خدا تعالےٰ کی معرفت، علم اور اس سے تعلق پیدا کرنا اور (۲) بندوں کی محبت۔ بندوں سے محبت اور ان کی خدمت کرنا خدا تعالےٰ کی صفات کا اظہار ہے۔ اگر کوئی شخص بنی نوع انسان سے محبت کرتا ہے۔ اور ان کی خدمت کرتا ہے۔ تو وہ ربوبیت کی صفت کو ظاہر کرتا ہے۔ گویا ربوبیت کو ظاہر کرنے کا نام ہی شفقت علی خلق اللہ ہے۔ پھر خدا تعالےٰ رحمان ہے۔ اور معرفت تامہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان رحمان بنے۔ اب خدا تعالےٰ پر تو کوئی احسان نہیں کر سکتا۔ انسان رحمان اسی طرح بن سکتا ہے۔ کہ وہ بنی نوع انسان پر احسان کرے۔ اور ان کی خدمت کرے گویا انسان ربوبیت کی صفت کا اس وقت تک مظہر نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ وہ بندوں کا رب نہ بنے۔ وہ رحمانیت کا مظہر نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ بندوں کے لئے رحمان نہ بنے وہ ستاریت کا مظہر نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ وہ بندوں کا ستار نہ بنے۔ وہ غفاریت کا مظہر نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ وہ بندوں کے لئے غفار نہ بنے۔ پس

معرفت تامہ کا لازمی نتیجہ

ہے شفقت علی خلق اللہ ہم انہیں دو چیزیں کہہ دیتے ہیں۔ لیکن دراصل ہیں یہ ایک ہی چیز۔ یہ دونوں چیزیں ہر وقت تمہارے سامنے ہونی چاہئیں۔ اور انہی کے مطابق تمہیں اپنی زندگی کو ڈھالنا چاہیئے۔ یہ کوئی نیکی نہیں۔ کہ میں نے خطبہ پڑھا۔ یا تقریر کی۔ تو تمہارے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور تم کانپ گئے۔ لیکن جب گھر گئے۔ تو پہلی سی کیفیت طاری ہو گئی مسجد میں آ گئے۔ تو ربوہ بن گیا۔ گھروں میں گئے۔ تو چونڈہ اور لائل پور بن گئے یہ دین نہیں۔ بلکہ دین کے ساتھ تمسخر ہے اگر تم اپنے ہمسایہ کے گھر جانا چاہو۔ اور ایک قدم آگے رکھو۔ اور دوسرا قدم پیچھے رکھو۔ تو تم اپنے گھر میں ہی رہو گے ہمسایہ کے گھر نہیں جا سکو گے۔ اسی طرح اگر یہاں مسجد میں میرا خطبہ یا تقریر سن کر تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن گھر جا کر تم پر پہلی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ تو

اس کی مثال ایسی ہی ہے

جیسے تم ایک قدم آگے رکھو اور ایک قدم پیچھے رکھو۔ جو شخص ایک قدم آگے رکھتا ہے اور ایک قدم پیچھے رکھتا ہے۔ وہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ بلکہ وہیں رہتا ہے۔ جہاں سے وہ چلا تھا۔ پس تم یہ پختہ عزم کرو۔ کہ تم جب کوئی بات سنو۔ تو وہ بات تم پر اثر کرے پھر تم گھروں میں جاؤ۔ تو تمہارے گھروں میں۔ باورچی خانوں میں۔ سونے کے کمروں میں اور دفتر کے کمروں میں بھی تم پر وہی بات حاوی ہو۔ جب وہ بات تم پر اس طرح حاوی ہو جائیگی تو وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ بن جائیگی تم کپڑے اتار کر پھینک سکتے ہو۔ لیکن اپنا سر اتار کر نہیں پھینک سکتے۔ اسی طرح جو چیز تمہارے جسم کا ایک حصہ بن جائیگی اسے تم کبھی اپنے آپ سے جدا نہیں کر سکو گے۔

ڈاک میں بے قاعدگی

ہمارے خریداران الفضل کی طرف سے متعدد شکایات مختلف مقامات سے موصول ہو رہی ہیں کہ ان کو الفضل بے قاعدگی سے مل رہا ہے۔ کبھی روزانہ پرچہ انہیں پہنچنے لگ جاتا ہے اور کبھی دو دو تین تین پرچے اکٹھے ہو کر ملتے ہیں اور اس طرح انہیں سخت تکلیف اور کوفت ہو رہی ہے۔ اور ان میں سے بعض ہمارے افسران بالا کے پاس بھی ہمارے خلاف شکایات کر رہے ہیں۔

جہاں تک ڈاک خانہ ربوہ میں پوسٹ کرنے کا سوال ہے۔ ہم اپنے ہر ایک خریدار کو روزانہ یہاں سے باقاعدہ اخبار ارسال کرتے ہیں۔ اور ہر وہ پرچہ جس پر ایک پیسہ کا ٹکٹ چسپاں ہو وہ اس بات کی زبردست شہادت ہے۔ کہ پرچہ ٹھیک وقت پر شائع ہوا اور پوسٹ کیا گیا ہے۔

لیکن اگر اس کے باوجود بھی پرچہ خریداروں کو وقت پر نہیں پہنچتا۔ تو یہ محکمہ ڈاک خانہ کے بعض کارکنوں کی بدانتظامی اور بے قاعدگی ہے اور ہم پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس بے قاعدگی کو دور فرما کر ہمیں شکریہ کا موقعہ دیں

سب سے زیادہ قابل تعجب یہ بات ہے کہ ہم جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پریس برانچ لاہور کو حسب قاعدہ روزانہ اخبار ارسال کرتے ہیں۔ اور ڈاکخانہ ربوہ سے پوسٹنگ سرٹیفکیٹ روزانہ حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن اس قدر احتیاط کے باوجود بھی جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پریس برانچ کی طرف سے تقریباً ہر ماہ براہ راست بھی اور بذریعہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ بھی چند پرچے دوبارہ طلب کئے جاتے ہیں۔ اور ہمیں نوٹس دیئے جاتے ہیں کہ اخباران کو باقاعدہ نہیں ملتا۔ پس اگر پوسٹل سرٹیفکیٹ کے ذریعہ بھیجے ہوئے پرچے بھی گم ہو جاتے ہیں تو عام ڈاک کا خدا حافظ!

جب محکمہ ڈاکخانہ پبلک سے اپنی اجرت پوری پوری وصول کر لیتا ہے اور پوری اجرت وصول نہ ہونے کی صورت میں پوسٹل آرٹیکل کو بیرنگ کر کے ڈبل اجرت وصول کر لیتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ وہ بھی اپنا فرض دیانت داری سے ادا کرے۔ اور ہمارے رسائل مکتوب الیہم تک پہنچائے۔ اور جو لوگ ڈاک میں خیانت کرتے ہیں ان کے ساتھ مناسب سلوک کرے۔ اور ان کی جگہ دیانت دار ملازم مقرر کرے

(مینجر الفضل)

مجلس مذاکرہ علمیہ کا اجلاس

مورخہ ۱۱ فروری بروز منگل مجلس مذاکرہ علمیہ کے تحت جامعہ احمدیہ کے ہال میں بوقت چار بجے شام مکرم ملک سیف الرحمن صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ایک دلچسپ مقالہ بعنوان "علوم عربی کی تعلیم کا طریق قدیم" پڑھیں گے۔ ارباب ذوق اس میں شمولیت فرمائیں۔

آپ کے ایمان کی آبپاشی

خلافت خدا تعالیٰ کی ایک خاص نعمت ہے۔ جو اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو عطا کی گئی ہے۔ اور آپ اسی وقت خلافت کی برکات سے وافر حصہ لے سکتے ہیں۔ جب آپ اپنے مقدس خلیفہ کے ارشادات سنیں اور ان پر عمل کریں — آپ کا اخبار الفضل ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات جلد از جلد پہنچ سکتے ہیں — پس آپ الفضل کے خود بھی خریدار بنیں اور اپنے دیگر ذی استطاعت دوستوں کو بھی اس کا خریدار بنائیں تا آپ اور آپ کے ساتھیوں کے ایمان کی آبپاشی خلیفۃ اللہ کے کلمات طیبات سے ہوتی رہے۔

(مینجر اخبار الفضل)

ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحومؓ

(از مکرم احمد دین صاحب جمیل لاہور چھاؤنی)

محترم خادم صاحب کو مجھے قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ میں تبلیغی جلسوں میں ان کے ساتھ جاتا تھا۔ ان کے بہت سے مناظرے سنے۔ مناظرہ میں ان کا طریق زیادہ تر جارحانہ ہوا کرتا تھا۔ مدمقابل کے اعتراضات کا مسکت جواب دے کر اس پر سوالات کی اتنی بوچھاڑ کر دیتے تھے کہ اس کو سر پیر کی ہوش نہ رہتی۔ طرز بیان اتنا پر جوش اور مؤثر ہوتا تھا کہ مجمع پر چھا جاتے تھے حتیٰ کہ انصاف پسند اور شریف طبع غیر احمدی بھی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔

ایک دفعہ بٹالہ ضلع گورداسپور میں اہل حدیث سے مناظرہ تھا۔ ان کے مناظر مولوی محمد یوسف صاحب بہت تیز و طرار سمجھے جاتے تھے۔ انہوں نے پہلے مناظرہ میں تو خوب اپنا اثر جمایا۔ دوسرے مناظرہ پر خادم صاحب پہنچ گئے۔ اہل حدیث کا مناظر خادم صاحب سے اتنا مرعوب ہوا اور اتنا گھبرا گیا کہ مناظرہ کرنے سے ہی انکار کر دیا۔ اس کی جگہ عبداللہ معمار مقابلے میں کھڑا کیا گیا۔ اس نے بھی بہت خفت اٹھائی۔

انسپکٹر صاحب پولیس جو حفظ امن کے لئے متعین تھے غیر مسلم تھے وہ خادم صاحب کے دلائل حسن کو اور مدمقابل کا رویہ دیکھ کر بے اختیار بول اٹھے کہ میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جو دلائل ملک صاحب نے دیئے ہیں بہت مؤثر ہیں اور دل کو اپیل کرتے ہیں۔

ایک دفعہ ساہیلہ ضلع گجرات میں مناظرہ تھا۔ پہلے مناظرہ کے بعد کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر احمدی احباب باہر نہر پر جو گاؤں کے قریب ہی بہتی تھی چلے گئے۔ وہاں جا کر کھیتوں میں جماعت کے نوجوانوں نے کبڈی کھیلی اور خادم صاحب بھی شریک ہوئے۔ اس کے بعد کلائی پکڑنے کا مقابلہ شروع ہوا۔ اس میں بھی انہوں نے خوب حصہ لیا۔

دوسرے وقت جب مناظرہ شروع ہوا اور مدمقابل غیر احمدیوں کا مناظر جواب نہ دے سکا۔ اور خادم صاحب اپنی باری پر کھڑے ہوئے تو ایک غیر احمدی نوجوان کھڑا ہوا اور غیر احمدی مولویوں کو مخاطب کیا اور خادم صاحب کی طرف اشارہ کرکے کہا۔

”مولویو! ایہہ منشی تہجے نے کوڈی تے بینی پکڑ داسی۔ ہن آ کے تواڈے نال مناظرہ کردا اے تسیں ایدے نال کدی پورے نہیں ہو سکدے۔“

یعنی یہ منشی (خادم صاحب) تو تھوڑی دیر ہوئی کبڈی کھیل رہا تھا اور کلائی پکڑ رہا تھا اور اب آکر تمہارے ساتھ مناظرہ کر رہا ہے۔ آپ لوگ بھلا ان کے ساتھ مقابلہ میں کس طرح پورے اتر سکتے ہیں۔

اس پر غیر احمدی علماء نے مناظرہ بند کر دیا اور کہا کہ گاؤں والوں نے ہماری ہتک کی ہے۔

خادم صاحب ہر ایک سے مسکرا کر اپنے مخصوص انداز میں باتیں کرتے تھے۔ مولویوں کی طرح تکلف سے رہنا انہیں نہ آتا تھا جب خادم صاحب پہلی دفعہ گجرات کے امیر مقرر ہوئے۔ تو چونکہ خادم صاحب طبیعت کے جوشیلے تھے۔ اس واسطے جماعت کے بعض افراد نے تشویش کا اظہار کیا۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے خادم صاحبؓ نے کماحقہ اپنے فرض کو ادا کیا۔ اور تا زیست جماعت گجرات اور جماعتہائے ضلع گجرات کے عہدہ امارت پر فائز رہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ خادم صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور احمدی نوجوانوں کو ان کی جگہ پر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خدا تعالےٰ ایک خادم کے بدلے کئی ہزار خادم عطا فرمائے آمین۔

درخواستہائے دعا

میری اہلیہ کئی ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں جنہیں اب اپریشن کے لئے سول ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ عنقریب پیٹ کا اپریشن ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

صدرالدین احمد کھوکھر کراچی نمبر ۲

(۲) مکرم محمد یامین صاحب اسٹیشن ماسٹر ربوہ چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خان محمد۔ ربوہ

الفضل کا مصلح موعود نمبر شائع ہوگا

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی تقریب ہے۔ اس موقعہ پر انشاء اللہ الفضل کا ایک خاص نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ جس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہوگی کہ اس میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک غیر مطبوعہ معرکۃ الآراء تقریر شائع ہو رہی ہے جو حضور نے مارچ ۱۹۴۴ء میں جلسہ لاہور میں ارشاد فرمائی تھی

اہل قلم احباب جلد سے جلد اس نمبر کے لئے اپنے مضامین اور نظمیں ارسال فرمائیں۔ ایجنٹ صاحبان اس نمبر کی مطلوبہ تعداد سے ۱۲ فروری تک اطلاع دیں مشتہر احباب ۱۵ تاریخ تک اپنے اشتہارات دفتر میں پہنچا دیں۔

(مینیجر الفضل)

فریضۂ حج اور مجالس خدام الاحمدیہ

ذی استطاعت احباب کو فریضۂ حج کی طرف توجہ دلانے کے لئے بذریعہ اخبار الفضل مجالس کو تحریک کی جا چکی ہے۔ اب حج کے لئے درخواستیں گذارنے کی تاریخوں کا اعلان حکومت کی طرف سے ہونے والا ہے جملہ مجالس رپورٹ کریں کہ انہوں نے کتنے ذی استطاعت احباب کو حج بیت اللہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور ان کے پتہ جات کیا ہیں۔ ایسے احباب کے پتہ جات ملنے پر اگر مناسب ہوا تو براہ راست بھی انشاء اللہ تحریک کر دی جائے گی۔
نیز جملہ مجالس ”حج فنڈ“ جس کی شرح نہایت ہی معمولی ہے یعنی ایک روپیہ سالانہ وہ فراہم کرکے جلد از جلد مرکز کو بھجوا دیں۔

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تعمیر فنڈ انصار اللہ

ایک ایک صد روپیہ عطیہ دینے والے مخلصین

جن اراکین انصار اللہ نے حضرت نائب صدر صاحب محترم انصار اللہ مرکزیہ کی تحریک پر ایک سو روپیہ تعمیر فنڈ میں نقد ادا کیا تھا یا وعدے کئے تھے ان کی تین فہرستیں اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہیں چوتھی فہرست عنقریب شائع ہو رہی ہے۔ جن احباب کرام نے وعدہ کیا ہوا ہے لیکن ابھی تک رقم نہیں بھجوائی ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی موعودہ رقم جلد مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں اور ان کا نام بھی شامل فہرست کیا جا سکے۔ اور دوسرے اراکین کو بھی جن کو اللہ تعالےٰ نے مالی وسعت دی ہے چندہ کی تحریک کرکے مزید ثواب کے مستحق ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

قائد مالی انصار اللہ مرکزیہ ۔۔۔ ربوہ

دعائے نعم البدل

میری بچی عزیزہ امۃ الحی ۳۰ جنوری کو سول ہسپتال نوابشاہ میں وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب نعم البدل کی دعا فرمائیں۔

عبدالرحیم خاں ولد شیخ محمد دین صاحب کھاروی حال ڈسکہ

چندہ جلسہ سالانہ

جیساکہ قبل ازیں اعلان کیا جاچکا ہے۔ اس سال خرچ کے مقابلہ میں چندہ جلسہ سالانہ میں بہت کمی ہے بے شک پچھلے چند سالوں میں اس چندہ کی وصولی میں جماعت نے نمایاں طور پر قدم آگے بڑھایا ہے۔ لیکن زائرین کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ کی وجہ سے اب بھی کمی رہ جاتی ہے۔ اس سال یہ کمی زیادہ ہے۔

پس میں تمام احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ محض اپنے عہدہ داروں کی طرف سے تحریک کئے جانے کا انتظار نہ کریں بلکہ ازخود چندہ جلسہ سالانہ کا بقایا ادا کردیں۔ اور ہر احمدی اپنی اپنی جماعت کی اس چندہ کی وصولی کا جائزہ لے اور بقائے وصول کرنے کے لئے عہدہ داروں کا ہاتھ بٹائے۔ تا کارکنوں کی سستی یا غفلت کی وجہ سے کوئی دوست اس بہت بڑے ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔

میرا سابقہ تجربہ یہ ہے کہ اکثر جماعتیں اخیر سال تک چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کردیا کرتی ہیں۔ پھر بھی اس سال زیادہ توجہ اور محنت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ پس میں عہدہ داروں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ سال رواں کے باقی دو تین مہینوں میں چندہ جلسہ سالانہ کے بقاؤں کی وصولی کے لئے زیادہ جدوجہد کریں۔ اور اس طرح اپنا فرض پورا کرکے اللہ تعالیٰ اور اس کے خلیفہ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔

بعض جماعتوں کے متعلق سابقہ ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ حالانکہ مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ جلسہ سالانہ کو لازمی قرار دیا ہوا ہے ان جماعتوں کی نہ صرف اس سال کی وصولی بہت کم ہے بلکہ پچھلے کئی سالوں سے وہ اس چندہ کی ادائیگی میں بہت کوتاہی کرتی رہی ہیں ایسی بڑی بڑی جماعتوں کے نام نیچے درج ہیں۔ ان جماعتوں کے نمائندوں سے میں خاص طور پر اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے احباب کو چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت اور ضرورت ذہن نشین کرائیں۔ اور بقایاجات کی وصولی کا انتظام کریں اگر اب بھی یہ جماعتیں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہ توجہ نہ کرسکیں۔ تو نظارت بیت المال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ درخواست کرنے پر مجبور ہوگی کہ آئندہ ان احباب کو مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ منظور نہ کیا جاوے جو پچھلے سالوں میں ان جماعتوں کی طرف سے نمائندہ ہوکر آتے رہے ہیں۔

ضلع جھنگ :- دارالصدر غربی و دارالصدر شرقی ربوہ

" لائلپور :- چک $\frac{565}{}$ گ ب

" ملتان :- چک $\frac{125}{10-R}$

" گوجرانوالہ :- حافظ آباد۔ تلونڈی راہوالی

" لاہور :- اسلامیہ پارک۔ مغلپورہ۔ لاہور چھاؤنی۔ راجگڑھ چوبرجی۔ کینال پارک باٹا پور۔ شاہدرہ

" شاہپور :- اوڈھرہ۔ بھیرہ۔ چک $\frac{9}{}$ پنیار

" جہلم :- محمود آباد۔ کھیوڑہ

" راولپنڈی :- راولپنڈی شہر۔ کوہ مری

" میانوالی :- داؤدخیل۔ بھکر

" کیمل پور :- واہ کینٹ۔ پنجند

" رحیم یارخاں :- رحیم یارخاں شہر۔ سابق صوبہ سرحد۔ پشاور۔ ایبٹ آباد۔ وساپود

بلوچستان۔ کوئٹہ۔

سندھ - میرپورخاص۔ ملہری۔ محمود آباد اسٹیٹ۔ نصرت آباد اسٹیٹ لاڑکانہ۔ دادو۔ ظفر آباد اسٹیٹ وبہمن لوطکا۔

مشرقی پاکستان۔ ڈھاکہ۔ چاٹگانگ۔ نارائن گنج۔ تیج گاؤں۔ برہمن بڑیہ وغیرہ۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

چندہ وقف جدید ادا کرنیوالے اصحاب

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(نویں قسط)

میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی
ربوہ ۶/-/-
اہلیہ صاحبہ " " ۶/-/-
ملک سلطان محمد خاں صاحب
کوٹ فتح خاں اٹک ۱۲/۸/-
سید داؤد مظفر شاہ صاحب
ناصر آباد اسٹیٹ ۶/-/-
سیدہ امۃ الحکیم بیگم صاحبہ " " ۶/-/-
از طرف بچگان " " ۶/-/-
چوہدری نثار احمد صاحب " " ۶/-/-
سید عابد حسین شاہ صاحب " " ۶/-/-
شیخ محمد عبد اللہ صاحب " " ۶/-/-
منشی اللہ بخش صاحب " " ۶/-/-
محمد سلیم ولد اللہ بخش صاحب " " ۶/-/-
غلام رسول ولد " " " ۶/-/-
ماسٹر فضل کریم صاحب " " ۶/-/-
رحمت علی صاحب بکینگ " " ۶/-/-
منشی محمد علی صاحب " " ۶/-/-
عبد الغفور صاحب " " ۶/-/-
چوہدری ارشاد احمد صاحب " " ۶/-/-
چوہدری رشید احمد صاحب " " ۶/-/-
مولوی کرم الٰہی " " " ۶/-/-
ڈاکٹر فضل کریم " " " ۶/-/-
برکت اللہ صاحب کمپونڈر " " ۶/-/-

منشی روزی خاں صاحب بذریعہ ایضاً ۶/-/-
محمد لطیف صاحب حجام " " ۶/-/-
میر اللہ بخش صاحب تسنیم تلونڈی راہوالی
گوجرانوالہ ۷/-/-
جماعت احمدیہ لڑھ ماسوں کانجن
لائل پور ۶۰/-/-
(تفصیل بھجوائیں)
مرزا محمد احسن بیگ صاحب سٹور کیپر
بلوکی ہیڈ ۲۲/-/-
حکیم فتح محمد صاحب سیکرٹری مال
ڈگری سندھ ۱۸/-/-
چوہدری ناظر علی صاحب سیکرٹری مال
چک $\frac{60}{R.B}$ لائل پور ۱۸/-/-
حکیم محمد نذیر صاحب منگڈیل
ضلع شاہ پور ۱۶/-/-
ڈاکٹر حسن محمد شاہ صاحب
محصنہ تعلقہ ٹھٹھہ ۱۲/-/-
بہار علی شاہ صاحب ملک پور گجرات ۲۴/-/-
ملک محمد صادق صاحب چک $\frac{62}{گ ب}$ جڑانوالہ ۶/-/-
" بجناب ارشاد اختر " " ۶/-/-
" " ستار اختر " " ۶/-/-
" " محمد زمان خاں صاحب " " ۶/-/-
" " فضل الدین صاحب " " ۶/-/-
" " محمد بوٹا " " ۶/-/-

(انچارج دفتر وقف جدید ـــ ربوہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

۱۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام اس سال بھی ماہ رمضان میں تعلیم القرآن کلاس لگائی جائیگی۔ تمام لجنات اماء اللہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ممبرات کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوائیں۔ رہائش اور خوراک کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمہ ہوگا

۲۔ اسی طرح ماہ مئی ۵۸ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" (جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف شدہ ہے) کے نصف حصے کا امتحان ہوگا۔ براہ مہربانی تمام لجنات اپنی اپنی جگہ تحریک کرکے امتحان میں شامل ہونے والی ممبرات کے نام ارسال فرمادیں۔ اور لکھیں کہ کتنے پرچے [illegible]

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ تین چار روز سے بوجہ درد گردہ بیمار ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(لطف الرحمٰن از ربوہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

غیر موصی احباب توجہ فرمائیں

"پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس نے اپنی اپنی جگہ وصیت کی ہے اس نے نظام نو کی جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے۔ اور جس جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔ اگر وہ اپنی ناداری کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکا تو وہ اس تحریک کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتا ہے۔ اس نے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے کی بنیاد رکھدی ہے۔ پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے۔ تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو۔ مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے۔ وہی جیتتا ہے"۔ (نظام نو صـ۱۱۳)

قابل مبارکباد اصحاب

پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور اسلام کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالامال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی ہے جسے کور دہ کہا جاتا تھا۔ جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اس میں وہ نور نکلا جس نے دنیا کی ساری تاریکیوں کو دور کر دیا۔ اور جس نے ہر امیر و غریب کو اور ہر چھوٹے بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔" (نظام نو صـ۱۱۳)

حضور کے ان پاکیزہ اور بصیرت افروز اور ولولہ انگیز ارشادات کے بعد میں نہیں جانتا کہ میں کن الفاظ میں غیر موصی اصحاب کو وصیتیں کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔ اور وہ الفاظ کہاں سے لاؤں۔

پس میں اپنے علم کی کم مائیگی بلکہ علم سے یکسر تہیدستی اور تہی دامانی کا اقرار کرتے ہوئے حضور کے الفاظ میں ہی صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ:

"جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تصحیح

(۱) وصیت نمبر ۱۲۷۷۰ کے موصی کا نام عبد الوہاب شکرانی لکھا گیا ہے۔ اصل نام محمد عبد الوہاب شکرانی ہے۔

(۲) وصیت نمبر ۱۲۷۶۹ موصیہ کا نام عزیزہ انیسہ راحت لکھا گیا ہے۔ اصل نام عزیزہ امینہ راحت ہے۔ اسی طرح دستخط موصیہ بھی امینہ راحت تھا۔ احباب ان ہر دو ناموں کی تصحیح فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

میری بچی رضیہ بیگم مورخہ ۵۸/۱/۳۱ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات کو دس بجے رات کے اپنے خالق حقیقی کے پاس چلی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ متوفیہ نہایت عابدہ اور نیک تھی۔ احباب مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار محمد عبد اللہ میڈیکل پریکٹیشنر قلعہ صوبا سنگھ)

پتہ جات مطلوب ہیں!

مندرجہ ذیل موصیوں کے موجودہ پتہ جات کی دفتر ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر موصی صاحب اس اعلان کو خود ملاحظہ فرمائیں تو وہ اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ یا اگر کوئی دوست ان کے موجودہ پتے سے علم رکھتے ہوں تو وہ دفتر کو تحریر فرما کر شکریہ کا موقعہ عطا فرمائیں۔ ان موصی حضرات سے وصیت کے بارے میں ضروری کام ہے۔

نام	نمبر وصیت	ولدیت	سابقہ سکونت
منور دین احمد صاحب	۱۱۲۴۹	ملک معراج الدین صاحب	ساکن امرتسر حال وارد رسول ضلع گجرات
دفعدار مقبول احمد صاحب	۱۲۳۱۶	مرزا حاجی احمد صاحب	جبوکی ڈاکخانہ کنجاہ ضلع گجرات حال نوشہرہ
علی محمد صاحب	۱۲۲۳۰	چوہدری امام دین صاحب	عیسو گیگا ضلع سیالکوٹ
عبد الحلیم صاحب	۱۲۳۳۰	عبد السمیع صاحب	پشاور
محمد اشرف خانصاحب	۱۲۳۳۴	چوہدری غلام حسین صاحب	سہولرہ ضلع جہلم
غلام رسول صاحب	۱۲۵۵۳	میاں محمد یار صاحب	کبیر والہ ضلع ملتان
محمد صدیق صاحب	۱۲۵۷۳	اللہ دتہ صاحب	ڈیوا سنگھ ضلع ملتان
راجہ محمد مرزا خانصاحب	۱۲۷۵۳	راجہ حاکم خانصاحب	آڈووال ضلع جہلم
طالب حسین صاحب	۱۳۲۲۴	چوہدری کمال الدین صاحب	پڈیارہ ضلع لاہور
صادق احمد صاحب بنگالی	۱۳۱۵۰	محمد یاسین صاحب	گھاگھوبڑیہ ضلع پٹنہ حال میرپور سندھ

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) عزیزہ بشریٰ بیگم بنت مرزا محمد حسن بیگ پتو کی جو عرصہ سے بیمار تھیں پہلے سے بفضل تعالے بہت افاقہ ہے مگر پھر بھی بعض وقت صحت خراب ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے احباب جماعت احمدیہ سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (مرزا نذیر علی۔ ربوہ)

(۲) میرا لڑکا عزیزم محمد ہادی بچارہ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اس بچے کو کامل صحت عطا کرے۔ آمین۔

محمد شفیع خادم حوالدار کلرک۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

(۳) میرے گھر کے تمام افراد عرصہ سے بیمار رہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے ان سب کو صحت عطا فرمائے آمین۔ محمد شفیع ننگل شاہپور سیالکوٹ

(۴) میری اہلیہ عرصہ چار ماہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مقبول احمد بھٹی حافظ آباد

(۵) میرے والد صاحب شدید بیماری کی وجہ سے میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ عنقریب اپریشن ہونے والا ہے احباب سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

محمد احمد منیر ڈاکپور سرگودھا روڈ مائی دی جھگی۔

(۶) میری بھتیجی انیسہ خانم سر میں پھوڑا نکلنے کی وجہ سے تکلیف میں ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد ذکاء اللہ پتوکی ضلع لاہور

(۷) خاکسار کے لڑکے نور احمد کو کارخانہ میں سامان ٹوٹ جانے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ غلام حسین از ڈسکہ

(۸) میرا ایک دعویٰ ہائی کورٹ میں دائر ہے۔ احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ فتح محمد

(۹) احقر جماعت ہشتم کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کرام نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد اسلم خاں چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ

دعائے مغفرت

چوہدری فتح محمد صاحب تاج پورہ لاہور ۳۱ جنوری بروز جمعہ نو بجے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بہت متحمل مزاج پرانے احمدی بزرگ تھے۔ قریباً ستر سال عمر پائی۔ اپنے پیچھے تین جوان بیٹے برسر روزگار چھوڑ گئے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ اپنے آبائی گاؤں میں دفن کئے گئے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر دے آمین

عبد الرحمٰن۔ الٰہی پارک۔ لاہور

انڈونیشیا کی موجودہ مخلوط حکومت سے مستعفی ہونے کا مطالبہ

"ڈاکٹر سوکارنو کو آئینی صدر کی حیثیت سے کام کرنا چاہیئے"

سنگاپور ۱۰ر فروری۔ انڈونیشیا کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ زرخیز جزیرے سماٹرا کے قلب میں کل ایک بہت بڑا اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں ڈاکٹر جوانڈا کی مخلوط حکومت سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا گیا۔

اجتماع کی تقریروں میں کہا گیا ہے۔ کہ ڈاکٹر جوانڈا کی حکومت نے آئین کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور اپنی پالیسیوں میں ناکام ثابت ہوئی ہے۔ اجلاس نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں صدر سوکارنو سے جو آجکل جاپان میں تعطیل گذار رہے ہیں۔ مطالبہ کیا گیا کہ سابق نائب صدر ڈاکٹر محمد حطا اور جوگ جاکرتہ کے سلطان سے کہا جائے۔ کہ وہ نئی کابینہ بنائیں۔ ڈاکٹر سوکارنو سے جو انڈونیشی جمہوریہ کے لئے "محدود جمہوریت" کی حمایت کرتے رہے ہیں۔ یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ وہ اپنے اس عہد کا احترام کریں کہ وہ ایک آئینی صدر کی حیثیت سے آئین کے اصولوں کی تعمیل کریں گے۔

اجتماع کے خاص مقرر اور صوبہ وسطی سماٹرا کے کمانڈر کرنل سمبولن نے کہا کہ سماٹرا کا جوانڈا کابینہ سے جھگڑا ہے۔ کیونکہ اس نے ہمارے مطالبات منظور نہیں کئے حالانکہ وہ ہمارے علاقے کے بیش قیمت وسائل سے پورا فائدہ اٹھاتی ہے۔

کرنل سمبولن نے مغربی نیوگنی کے لئے جدوجہد کی حمایت کرتے ہوئے اس کے طریق کار سے اختلاف ظاہر کیا اور کہا کہ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مواصلات کا نظام درہم برہم ہوگیا ہے۔ ولندیزیوں کے جہاز ضبط تو کر لئے گئے ہیں لیکن وہ بندرگاہوں میں کھڑے ہوئے ہیں۔ اور سماٹرا کے چائے اور ربڑ کے دو باغات کی پیداوار کی برآمد کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ پھر اسی کو سیاست کہا جاتا ہے۔ ہمیں حق حاصل ہے۔ کہ جوانڈا وزارت سے مطالبہ کریں کہ وہ مستعفی ہو جائے۔

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

تعلیم الاسلام کالج یونین کا چوتھا آل پاکستان انگریزی مباحثہ (بقیہ صفحہ اول)

اسلم صابر صاحب نے کی۔ انہوں نے تلاوت کردہ آیاتِ قرآنی کا انگریزی میں ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں صاحب صدر کی زیر ہدایت کالج یونین کے سیکرٹری صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے مباحثہ کے قواعد و ضوابط پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ صاحب صدر نے کالج یونین کی طرف سے شریک ہونے والے مقررین اور دیگر مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے مباحثہ کے آغاز کا اعلان کیا۔ چنانچہ کالج کے مقررین عبداللہ ابوبکر اور پرویز پرواز نے قائد ایوان و قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے موضوع کی تائید اور اس کی مخالفت میں تقریر کرتے ہوئے مباحثہ کا آغاز کیا۔ حسب قواعد کالج کے یہ دونوں مقررین بحث میں شریک ہونے کے باوجود انعامی مقابلے میں شریک نہیں تھے۔ مباحثہ میں دیال سنگھ کالج لاہور، ہیلی کالج آف کامرس لاہور، گورنمنٹ کالج سرگودھا، اورنٹیل کالج لاہور، انجنیئرنگ کالج لاہور، لاء کالج لاہور، پنجاب یونیورسٹی یونین اور ینگ سپیکرز یونین کے مقررین نے حصہ لیا چنانچہ موضوع کے حق اور اس کی مخالفت میں نرم گرم اور دھواں دھار ہر قسم کی تقاریر سننے میں آئیں۔

بحث کے اختتام پر منصف صاحبان کا فیصلہ سنانے سے قبل صاحب صدر نے جب زیر بحث موضوع کے متعلق ایوان کی رائے معلوم کی تو موضوع کے حق میں تقریر کرنے والوں کے سوا تمام حاضرین نے اس کی مخالفت میں ہاتھ اٹھا کر اس رائے کا اظہار کیا کہ بلاشبہ سوسائٹی فرد سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

بعد ازاں منصف صاحبان کے فیصلہ کا اعلان کیا گیا جس کی رو سے لاء کالج لاہور کے سلیم جہانگیر اول، انجنیئرنگ کالج لاہور کے صدیق شاکر دوم اور دیال سنگھ کالج لاہور کے انور بخاری سوم قرار پائے۔ اور بحیثیت مجموعی ٹرافی لاء کالج لاہور کے حصہ میں آئی۔ چونکہ ان تین مقرروں میں سے اول اور سوم انعام حاصل کرنے والوں نے موضوع کے خلاف اور دوم انعام حاصل کرنے والے مقرر نے اس کے حق میں تقریر کی تھی۔ اس طرح ایوان کی رائے کے لحاظ سے بھی اور تقریروں کے معیار کے لحاظ سے بھی زیر بحث موضوع قائم نہ رہ سکا۔

چوتھا آل پاکستان اردو مباحثہ آج شام ساڑھے چھ بجے کالج ہال میں منعقد ہو رہا ہے۔

تقریبِ رخصتانہ

مؤرخہ ۱۰ر فروری بروز اتوار سہ پہر کو نسیم اختر صاحبہ بنت صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) بشیر احمد صاحب ساکن محلہ دارالنصر کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۷ء کو محمد دانشمند صاحب پسر شیخ محمد سلیم صاحب آف لاہور کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔ رخصتانہ کی اس تقریب میں بہت سے بزرگانِ سلسلہ اور احباب شریک ہوئے۔ اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔ احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد شیخ فضل حسین صاحب لائلپور میں ۲۰ دن سے درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں لیکن پہلے سے کچھ افاقہ ہے بزرگانِ سلسلہ اور احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (امینہ بیگم بنت شیخ فضل حسین)

(۲) برادرم مستری غلام محمد صاحب کو تم ہفتہ سے زائد عرصہ سے بوجہ بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد عبداللہ ربوہ آرٹ سٹور ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی لائلپور و چوہدری نادر علی صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ زراعت گوجرانوالہ کے چھوٹے بھائی چوہدری ناصر علی صاحب عمر تقریباً ۲۶-۲۷ سال مورخہ ۲۷ر جنوری بروز سوموار بمقام لائلپور شہر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بڑے خوش خلق اور ملنسار تھے۔ میرے پاس سیالکوٹ تشریف لائے تو مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رہائشی مکان اور مسجد دکھانے پر زور دیا۔ چنانچہ وہاں میرے ساتھ پہنچ کر دعا کی۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک مرحوم کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (عبدالرشید واٹر ورکس سیالکوٹ)